



سوال

(493) "مُسي الصلاة" حدیث کی فنی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

حدیث مُسی الصلوٰۃ علماء میں معروف ہے جس میں ہے۔ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے نماز پڑھی پھر آکر سلام کیا تو آپ ﷺ نے سلام کا جواب دینے کے بعد فرمایا کہ نماز پڑھو تم نے نماز نہیں پڑھی۔ تین یا چار مرتبہ نماز پڑھنے کے بعد اس نے سوال کیا کہ مجھے نماز سکھائیں آپ ﷺ نے نماز سکھاتے ہوئے فرمایا پھر قرآن پڑھو جتنا میسر ہو، بتایا جاتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: «إِقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ» براہ مہربانی ان الفاظ کی فنی حیثیت اور مکمل متن مع حوالہ تحریر فرمائیں

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام على رسول اللہ، أما بعد!

"سنن ابی داؤد" میں رفاعہ (رضی اللہ عنہ) کی حدیث میں ہے:

«مَنْ قَرَأَ بِأَمِّ الْقُرْآنِ، وَبِمَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ تَقْرَأَ» سنن ابی داؤد، باب صَلَاةٍ مَنْ لَا يُقِيمُ صَلَاتَهُ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ، رقم: ۸۵۹

"یعنی" پھر سورۃ الفاتحہ کی اور (اس کے علاوہ) جتنی ا توفیق دے قرأت کر۔"

اسی طرح "مسند احمد" اور ابن حبان میں ہے:

«إِقْرَأْ بِأَمِّ الْقُرْآنِ، ثُمَّ اقْرَأْ بِمَا شِئْتَ» صحیح ابن حبان، ذِکْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَلَا تَفْضَلُوا إِلَّا بِأَمِّ الْكِتَابِ... الخ، رقم: ۸۴۰۱ بحوالہ "مرعاۃ المفاتیح" (۵۲۳/۱)

اور علامہ البانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ جزء القراءة امام بخاری میں بسند صحیح وارد ہے، کہ آپ نے "مُسي الصلاة" (نماز ٹھیک نہ پڑھنے والے) کو حکم دیا تھا کہ نماز میں فاتحہ پڑھے۔

صفحة الصلاة، ص: ۶۹

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



كتاب الصلوة: صفحہ: 419

محدث فتویٰ